دل کی بات

دینی مدارس کے خلاف آپریشن کی نئی مہم

پاکستان کے دینی مدارس حکمرانوں کی آنکھوں میں خار بن کر بری طرح کھٹک رہے ہیں اور حکمران کسی نہ کسی طرح ان کے گرد گھیرا تنگ کرکے' انہیں اپنے نصب العین اور خدمت دین کے اعلیٰ وارفع مقاصد سے ہٹا کر امریکی ایجنڈے اور عزائم کی تکمیل کرنا چاہتے ہیں۔ایک منظّم منصوبہ بندی کے تحت گزشتہ ماہ سے دینی مدارس پر پولیس چھاپوں، علماء، مدرسین اور طلباء پر ۱۶۔ایم پی او اور دیگر دفعات میں جھوٹے مقدمات قائم کرکے انہیں گرفتار کرنے ، دینِ اسلام کے اِن نہتے خدام پر ظلم وتشدد کرنے اور انہیں قتل کرنے ،خوف وہراس اور وحشت ودہشت کا ماحول پیدا کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔خاص طور پر دینی مدارس کے نصابِ تعلیم میں تبدیلی کے حکومتی عزائم کی شکست اور علماء کی فتح کے بعد ایسی ظالمانہ سرگرمیوں میں تیزی آئی ہے۔

حضرت مفتی نظام الدین شامزئی کی شہادت، جامعۃ الرشید کراچی کی وین پر حملے کے نتیجے میں جامعہ کے خادم کی شہادت، جامعہ بنوریہ کراچی کے ریسٹورنٹ میں بم دھماکے اور طلباء کی شہادت، متحدہ مجلس عمل فیصل آباد کے رہنما قاری نور محمد کی پولیس حراست میں تشدد سے شہادت، مسجد مبارک فیصل آباد پر پولیس چھاپہ اور علماء وطلباء کی گرفتاریاں، لال مسجد اسلام آباد، جامعہ فریدیہ اسلام آباد اور مدرسہ حفصہ (للبنات) اسلام آباد پر پولیس چھاپے، مسجدوں کی بے حرمتی، چادر اور چار دیواری کے تقدس کی پامالی اور اسی طرح ملک کے مختلف شہروں میں قومی محافظ پولیس کی اسی قماش کی کارروائیاں آخر کس پروگرام اور منصوبے کا حصہ ہیں؟ کیا حکومت دینی قوتوں کو ہراساں کرکے' ان پر خوف اور دہشت مسلط کرکے' پابند سلاسل کرکے، تشدد کے ذریعے، قتل کرکے خدمتِ دین کے عظیم الشان نصب العین سے دور کر سکے گی؟ ہم سمجھتے ہیں یہ محض ایک خواب ہے' جس کی تعبیر اہل دین کے حق میں تو یقیناً ہوگی مگر دین دشمنوں، کرائے کے قاتلوں اور امریکی نوکروں کے حق میں کبھی نہیں ہوگی۔

دینی مدارس کا نسب نامہ ارض حرم کی پہلی درس گاہوں ''دارارقم'' اور ''صُفّہ'' سے جاملتا ہے۔آزمائشیں اُن اصحابِ صدق وصفا پر بھی آئی تھیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے منتخب اور محبوب تھے۔اُن قدسی صفت انسانوں کی کامیابی کا راز یہی تھا کہ انہوں نے ایمان قبول کیا۔اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ عہدِ وفا کو پورا کیا، دین اسلام پر کامل استقامت اختیار کی، آزمائش ومصیبت میں صبر کیا اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی۔پھر ربِ رحیم وکریم اُن پر مہربان ہوا

،اس کی مدد آئی اور وہ دین کی جہدِ مبین میں سرخرو ہو گئے۔

دارالعلوم دیوبند میں انار کے پودے کے نیچے چٹائی پر بیٹھ کر تعلیمِ دین کے جس مقدس کام کا آغاز ہوا تھا' وہ زوال آشنا نہیں ہوگا۔ محمد قاسم نانوتویؒ اور محمود حسنؒ کی علمی، سیاسی اور جہادی تحریک نے برصغیر کو آزادی سے ہمکنار کیا اور اسی تحریک کے اثرات آج وسطی ایشیاء اور یورپ تک پھیل چکے ہیں۔ مصائب اُن پر بھی آئے لیکن وہ ثابت قدم رہے۔ اور پھر و کان حقاً علینا نصر المومنین کے مصداق بن گئے۔

قارئین! جب آپ یہ سطور پڑھ رہے ہوں گے۔ اس وقت وطن عزیز کی باگ ڈور ایک نئے نویلے امپورٹڈ وزیراعظم جناب شوکت عزیز کے ہاتھوں میں ہوگی۔ ہمیں کوئی خوش فہمی نہیں۔ ان سے بھی وہی کچھ ہونے کی امید ہے' جوان کے پیشرو کرتے رہے ہیں۔ اقتدار کی اس میوزیکل چیئر کے تمام کردار ایک جیسے ہیں۔ ان میں ہمارے قبیلے کا کوئی بھی فرد شامل نہیں۔

دینی مدارس کے علماء وطلباء، دینی جماعتوں اور اداروں کے رہنما خوب جانتے ہیں کہ امریکی انتخابات میں بش کامیاب ہوں یا جان کیری اور پاکستان میں شوکت عزیز وزیراعظم بنیں یا کوئی اور' انہیں اس کا کچھ فائدہ نہیں۔ ان کا فائدہ صرف اور صرف اسی میں ہے کہ چہار جانب سے بے نیاز ہو کر' سیاستِ افرنگ کے ہزار دامِ فریب سے نکل کر' شش جہات میں قرآن کا پیغام پہنچانا ہے۔ حدیث کا درس دینا ہے اور اسوۂ رسول اکرم ﷺ کو عام کرنا ہے۔

ہمیں تو رہروؤں کی ٹھوکریں کھانا' مگر جانا ہے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید، مولانا محمد اعظم طارق شہید اور مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمہم اللہ کے وارث اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں۔ مولانا عبداللہ شہید کے فرزندان مولانا عبدالعزیز اور مولانا عبدالرشید غازی کے حوصلے بلند ہیں۔ مفتی محمد نعیم نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا۔ جامعۃ الرشید کے خادمانِ دین پرعزم ہیں۔ قاری نور محمد شہید کے ورثا استقامت کا پہاڑ ہیں اور پاکستان کے تمام دینی مدارس کے علماء وطلباء، دینی جماعتوں کے قائدین اور کارکنان اپنی منزل کی طرف عزم، حوصلے، صبر اور ہمت کے ساتھ رواں دواں ہیں۔ یہ مصائب، مشکلات، آفات وبلیات' سب عارضی ہیں۔ آخر اللہ کا دین غالب آئے گا۔ وانتم الاعلون ان کنتم مومنین

ہر چند بگولہ مضطر ہے' اک جوش تو اس کے اندر ہے
اک رقص تو ہے اک وجد تو ہے' بے چین سہی برباد سہی